مفتی مہتاب قاسمی رحمتہ اللہ علیہ جوار رحمت میں

ڈاکٹر ابو حماد فریدی
salahuddinq12@gmail.com

آج مؤرخہ 15 / جولائی 2018 روز اتوار بوقت صبح 6:05 بجے جناب مفتی مہتاب عالم صاحب قاسمی اللہ کے پیارے ہوگئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میں مفتی صاحب کو ذاتی طور پر جانتا ہوں، مفتی صاحب فاضل نوجواں تھے، 2006ء میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی تھی۔ مفتی صاحب کے انتقال کی خبر سن کر بیحد افسوس ہوا۔ اللہ رب العزت مفتی مرحوم صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل خانہ ودوست واحباب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

مفتی مہتاب صاحب قاسمی کٹیہاری کافی محنتی، جفاکش اور نیک خیالات کے مالک تھے، علمی و تحقیقی ذوق رکھتے تھے، دینی امور کو انجام دینے میں وسعت نظر وسعت ظرفی کا مظاہرہ کرتے تھے، مفتی صاحب بہت کام کے آدمی تھے، مگر افسوس کہ زندگی نے وفانہ کی، اور بہت جلد ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے۔

مفتی مہتاب کے ہم درس مولانا معین کوثر صاحب قاسمی اپنے تعزیتی پیغام میں لکھتے ہیں کہ مفتی مہتاب عالم صاحب قاسمی صالح پور مہیش پور کٹیہار، دارالعلوم دیوبند میں میرے درسی ساتھی، ہم پیالہ، ہم نوالہ اور بہت ہی مخلص و محنتی دوست تھے، مہتاب بھائی نے دارالعلوم سے فراغت کے بعد المعہد العالی امارت شرعیہ سے افتاوقضا کیا اور یہاں بھی سال دوم میں میرے ساتھ رہے، پھر پونے مہاراشٹر کے ایک کالج سے عصری تعلیم حاصل کی، ماشاءاللہ مفتی صاحب بڑے باصلاحیت، خلیق وملنسار، باکمال خطیب، ماہر مدرس اور عربی وانگریزی پر یکساں مہارت رکھنے والے تھے، حصول تعلیم کے بعد نیپال اور ارریہ وکشن گنج کے سرحدی علاقے کو دینی تعلیم و خدمات انجام دینے لیے لیے چنا، مفتی صاحب جہاں ایک دینی ادارے میں بہ حیثیت صدرالمدرسین خدمات انجام دے رہے تھے وہیں علاقے کی عامۃ المسلمین کی اپنی عمدہ خطابت سے دینی رہنمائی بھی فرماتے تھے۔ تقریباً پچھلے ایک ماہ سے اچانک مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوگئے۔ آج برادرم مفتی جاوید اقبال قاسمی صاحب استاذ جامعہ رحمانی مونگیر کے سے یہ اطلاع پاکر بے پناہ افسوس ہوا کہ مہتاب بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہے اور اللہ کے پیارے ہوگئے. اناللہ وانا الیہ راجعون. اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطاکرے آمین۔

معین کوثر قاسمی، استاذ جامعہ رحمانی مونگیر

ہر شاہ و گدا قبر میں ہوتا ہے غروب

از مفتی جاوید صاحب قاسمی

یوں تو دنیا میں بہت سے لوگ آئے، اور چلے گئے، لیکن انہی چلے جانے والے میں، کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں، جو چلے تو جا تے ہیں، لیکن اپنی کچھ ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں جن کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ گئے ہی نہیں ہیں، بلکہ زندہ ہیں اور صرف نگاہوں سے اوجھل ہو گئے ہیں، ان یاد رہنے والوں میں، ایک ہمارے خالہ زاد بھائی جناب مفتی و قاضی مہتاب عالم صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو آج ہمارے بیچ نہیں ہیں، لیکن اپنے حسن اخلاق، اعلی کردار، شیریں گفتار، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت کی وجہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ گئے ہی نہیں ہیں، بلکہ زندہ جاوید ہیں ۔

پیدائش:- مفتی صاحب مہیشپور، صالح پور، تھانا: پھلکا، ضلع: کٹیہار بہار کے ایک دیندار اور پرانے زمیندار گھرانے میں 5/اگست/1986ء مطابق 28/ذیقعدہ بروز منگل بوقت صبح اٹھ بجے پیدا ہوئے۔ والد کا نام کمال الدین ہے
ابتدائی تعلیم:- ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں مہیشپور ضلع کٹیہار، اور بشن پور ضلع پورنیہ میں پائی، ششم عربی تک کی تعلیم گجرات کے مدرسوں میں حاصل کی، پھر ششم عربی تا دورہ حدیث کی تعلیم مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی، اور 2006ء میں فضیلت کرنے کے بعد المعہد العالی امارت شریعہ پٹنہ سے افتاء و قضاء کی تعلیم حاصل کی، اور درس نظامی سے فراغت پانے کے بعد 2009ء میں عصری تعلیم پانے کے لئے پونے کے کسی کالج میں داخل ہوئے۔ اور وہاں سے عصری تعلیم حاصل کی۔

درس و تدریس:- وہاں سے فراغت پانے کے بعد، مفتی صاحب نے درس تدریس کو اپنا میدان عمل بنایا، ابتداء مظفر نگر یوپی میں حضرت مولانا ابراہیم صاحب کے مدرسے میں دو سال تک بچوں کو تعلیم دیتے رہے، پھر اپنے وطن تشریف لائے اور دو سال تک جامعہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حاجی کلیم چوک نزدِ کٹیہار میں عربی درجات کی تعلیم دی، اس کے بعد اررریہ کی سرزمیں کو اپنا پلیٹ فارم بنایا، اور وہیں نیپال بوڈر سے متصل دارالعلوم امدادیہ کچھا میں درس و تدریس کی خدمت انجام دیتے ہوئے ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ تعالی مفتی صاحب کو کروٹ کروٹ سکون نصیب فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائے آمین یارب العالمین

کچھ نمایاں خوبیاں:- حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا، مفتی صاحب انتہائی خلیق و ملنسار، مونس و غمگسار، محنتی و جفاکش، متحرک وفعال تھے، اپنے شیریں گفتار اور حسن کردار کیوجہ سے ہر خاص وعام میں محبوب و مقبول تھے، بیک وقت اردو، ہندی، سرجاپوری، بنگلہ، اور بطور خاص عربی و انگریزی زبان بولنے اور لکھنے پر قدرت رکھتے تھے، جن سے مفتی صاحب کی ذہانت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ناچیز کو بارہا اس کا تجربہ بھی رہا ہے، دارا لعلوم امدادیہ میں تعزیتی اجلاس منعقدہ 19 جولائی 2018 بروز جمعرات، دارالعلوم زکریا اررریہ کے ناظم جناب مفتی ادریس صاحب مظاہری دامت برکاتہ نے بتایا: کہ "مجھے مفتی مہتاب عالم قاسمی کی صلاحیت کا اندازہ اس وقت ہوا جب ہمارے علاقے میں کسی مسئلے پر اختلاف چھڑ گیا، اور مخالف کی طرف سے عربی زبان میں اعتراضات کا بوچھاڑ ہونے لگا، بہت سے علماء اس وقت جمع تھے، جن میں مفتی مہتاب عالم صاحب قاسمی بھی تھے، طے یہ پایا کہ ان اعتراضات کا جواب آج ہی رات دینا ہے اور وہ بھی عربی زبان میں، تو میں نے دیکھا کہ مفتی صاحب نے ادھے گھنٹے کے اندر اندر تمام اعتراضات کا جواب بحوالہ عربی کتابوں کے پیش کر دیا، ہم لوگ دنگ رہ گئے اور ہم نے مفتی صاحب کی صلاحیت کا اعتراف کیا، اسی دارالعلوم امدادیہ کے ایک مدرس نے کہا کہ میں مفتی صاحب کے ساتھ تقریبا پانچ سال رہ چکا ہوں، میں نے اس کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے، مفتی صاحب یہاں کے صدر المدرسین تھے اور میں یہاں کا ایک ادنی سا مدرس، لیکن میں نے مفتی صاحب کی زندگی میں تین چیزیں بطور خاص نوٹ کی "(1) اعلی اخلاق (2) بے پناہ تحمل و بردباری (3) بہترین انتظامی صلاحیت" انتظامی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مفتی صاحب جس مدرسے میں تھے یہ مدرسہ مفتی صاحب کی آمد سے پہلے اندرونی اختلافات کا شکار ہو چکا تھا، اور قریب تھا کہ مدرسے کو بند کر دیا جائے، لیکن مفتی صاحب نے اپنی قابلیت، حسن اخلاق اور انتظامی صلاحیت کی وجہ سے مدرسہ کا شیرازہ بکھرنے سے روک لیا اور مدرسے کی نشاۃ ثانیہ رکھی، آج جو کچھ دیکھ رہے ہیں یہ سب انہی کا رہین منت ہے، حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالی نے خطابی صلاحیتوں سے بھی نوازہ تھا، اور فن خطابت میں ایک خاص ملکہ دیا تھا، اور نرالے اسلوب میں تقریر کرتے تھے جس سے عوام تو عوام، خواص بھی جھوم اٹھتے تھے، آج سارے علاقے کے لوگ انکی موت پر ڈھارے مار مار کے رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اب ہمیں مفتی صاحب کیطرح عالم دین کہاں ملے گا"

شفقت کا ایک انوکھا واقعہ: مفتی صاحب کا چھوٹوں پر شفقت کرنے کا انوکھا انداز تھا، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب میں مادر علمی دارالعلوم دیوبند داخلہ لینے کے لئے یکم رمضان کو دیوبند پہونچا، اور مجھے یہ پتا نہیں تھا کہ مفتی صاحب دارالعلوم ہی میں ہیں، گھر نہیں گئے ہیں، ایک دو دن کے بعد معلوم ہوا کہ مفتی صاحب کو میرے دیوبند پہونچنے کی خبر پہلے ہی مل چکی

ہے اور انہوں نے مجھے داخلہ امتحان کی تیاری کروانے کی خاطر اپنا سفر ملتوی کر دیا ہے، مجھے بہت خوشی ہوئی مفتی صاحب نے بڑی شفقت سے تیاری کروایا، اکثر راتوں میں جب مجھے پڑھتے پڑھتے نیند آنے لگتی تو پیار سے فرماتے جاوید بھائی نیند آرہی ہے چلئیے، چائے پی کے آتے ہیں، پھر میں واپس آتا اور تیاری میں مشغول ہو جاتا اگر مجھے کسی عبارت میں دشواری ہوتی تو میں بھائی جان سے سمجھ لیتا اس کے بعد فرماتے آپ پڑھیئے میں آتا ہوں، اس کے بعد آتے اگر مجھے سویا ہوا پاتے تو پھر بڑے پیار سے فرماتے چلئے، چائے پینے کے لئے چلتے ہیں اور یہ سلسلہ چلتا رہتا اور رات ختم ہو جاتی اور پتا بھی نہیں چلتا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایک بہانہ تھا پوری پوری رات بیدار رہکر مجھے تیاری کروانے کا اور یہ ایک رات کا واقعہ نہیں ہے بلکہ کئی راتیں اسی طرح مفتی صاحب نے مجھے امتحان کی تیاری کروائی، الغرض مفتی صاحب کی محنت اور کامل توجہ سے دارالعلوم دیوبند میں میر ا داخلہ ہو گیا فجزاہ اللہ عنی خیر الجزاء آمین۔

ایک خواب جو شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا:- مفتی صاحب کی تادم حیات یہی کوشش رہی کہ کس طرح علاقہ میں اچھی تعلیم ہو، اور دین وایمان کی شمع روشن ہو اور ایک ایسا ادارہ ہو جو دینی اور عصری تعلیم دونوں کا سنگم ہو، جہاں سے نکلنے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کو زندگی کے کسی بھی موڑ پر دشواری پیش نہ آئے، جو عام طور پر مدارس میں پڑھنے والوں کو پیش آتی ہے، اور اسی مشن کو نافذ کرنے کے لئے مفتی صاحب نے "جامعہ فیض القرآن" کے نام سے ایک ادارے کے لئے اپنی ذاتی رقم سے پانچ کٹھا زمین بھی خریدی، اورامسال 13 / شوال / 1439ھ کو اس کی بنیاد بھی رکھنے والے تھے لیکن اللہ کو منظور ہی کچھ اور تھا، رمضان میں بکار مدرسہ " دارالعوم کچھا ارریہ " احمد آباد گئے تھے وہیں اچانک طبیعت خراب ہوئی اور بگڑتی چلی گئی اور ایک سوا مہینے کے بعد اللہ کے پیارے ہو گئے یقیناً یہ بڑا حادثہ ہے اور شہادت کی موت ہے، اللہ تعالی پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور پدر نے جو مشن ادھورا چھوڑا ہے پسر اسے تمام کرے آمین یارب العالمین۔

اولاد:- مفتی صاحب نے اپنے پسماندگان میں والدہ، دو بھائی چار بہن (جن سے صرف ایک کی شادی ہونی ہے) ایک لڑکا علقمہ اور ایک لڑکی صدیقہ چھوڑا ہے۔

وفات:- حضرت مفتی صاحب کا انتقال 15 / جولائی 2018ء مطابق 1 / ذیقعدہ / 1439ھ روز اتوار بوقت صبح 06:05 پر جناب قاری رستم علی صاحب رحمانی کے خانقاہ میں ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون جہاں آخیر ایام میں زیر علاج تھے، یہ خانقاہ ضلع سہرسہ سے پانچ کیلو میٹر کے فاصلے پر صمدہ نامی گاؤں میں واقع ہے یہاں مسلم غیر مسلم ہر طرح کے

لوگ بطور علاج کے آتے ہیں اور اللہ کے کلام کی برکت سے شفایاب ہو کر جاتے ہیں، اس خانقاہ میں چوبیس گھنٹہ کلمہ اور درود شریف کا ورد ہوتا رہتا ہے، اللہ تعالی اس کو تا قیامت آباد رکھے آمین یارب العالمین۔

وہاں سے آبائی وطن مہیشپور لایا گیا اور اسی دن بعد نماز عصر گورستان مہیشپور میں سپرد خاک ہوئے۔ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وابدله دارا خیرا من دارہ، واھلا خیرا من اھلہ، وزوجا خیرا من زوجہ، و ادخلہ الجنۃ، واعذہ من عذاب القبر، و عذاب النار

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

محمد جاوید اقبال کٹیہاری

۶/ ذیقعدہ/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰/ جولائی/ ۲۰۱۸